# ازعدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 24 اگست 2000

## سٹیٹ آف ہماچل پردیش

## بنام

## مانگورام

[ڈاکٹر اے ایس آنند، چیف جسٹس، آر سی لاہوٹی اور کے جی بالاکرشنن، جسٹس صاحبان]

تعزیراتی ضابطہ، 1860-دفعہ 375 اور 376-عصمت دری- جرم کا ثبوت- جنسی فعل کے لیے رضامندی- قرار دیا گیا، جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے؛ دہشت کے خوف کے تحت تابعداری کو رضامندی سے جنسی عمل کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔

**مدعاعلیہ ملزم، جس کی عمر تقریباً 17 سال تھی، نے اپنی بھتیجی، ایک نابالغ لڑکی کے ساتھ عصمت دری کا ارتکاب کیا۔ لڑکی نے اپنے والد کو واقعے کے بارے میں بتایا، جس نے پولیس کو معاملے کی اطلاع دی۔ ملزم کو گرفتار کر لیا گیا۔ ٹرائل عدالت نے ملزم کو اس بنیاد پر بری کر دیا کہ استغاثہ نے عصمت دری کا جرم ثابت نہیں کیا تھا؛ کہ اس کی عمر 16 سال سے زیادہ تھی؛ اور یہ کہ جنسی فعل کے لیے اس کی رضامندی تھی۔ عدالت عالیہ نے اس کی تصدیق کی۔ اس لیے ریاست کی طرف سے اپیل۔**

**ریاست نے دعویٰ کیا کہ یہ ثابت کرنے کے لیے طبی شواہد سمیت کافی شواہد موجود ہیں کہ ملزم نے عصمت دری کے جرم کا ارتکاب کیا تھا؛ کہ یہ جرم ملزم کے ذریعے جسمانی طور پر حد سے زیادہ طاقت کے بعد کیا گیا تھا؛ کہ وہ 16 سال سے کم عمر کی تھی؛ اور یہ کہ جنسی فعل کے لیے اس کی طرف سے کوئی رضامندی نہیں تھی۔**

**مدعاعلیہ ملزم نے دعویٰ کیا کہ استغاثہ اور ملزم کے کپڑوں میں نطفے کی عدم موجودگی، جیسا کہ کیمیائی معائنے میں انکشاف ہوا ہے، سے پتہ چلتا ہے کہ ملزم نے کوئی جنسی فعل نہیں کیا تھا؛ کہ استغاثہ کے سینوں، نیل یا گالوں اور ہونٹوں یا دیگر بیرونی جنسی اعضاء پر تشدد کے کوئی نشان نہیں تھے؛ کہ استغاثہ نے دخول کی حد کے بارے میں کچھ بھی بیان نہیں کیا تھا؛ کہ یہ صرف عصمت دری کی کوشش ہے؛ اور یہ کہ اس کی جائیداد حاصل کرنے کے لیے جھوٹا مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔**

**اپیل کو نمٹاتے ہوئے عدالت نے**

حکم ہوا کہ: 1.1. ڈاکٹروں کے پاس ثبوت موجود ہیں، جنہوں نے جسمانی خصوصیات کو نوٹ کرنے کے بعد استغاثہ کا معائنہ کیا جس کا اثر یہ ہے کہ استغاثہ کی عمر 13 سے 14 سال کے درمیان ہونی چاہیے۔ اس نظریے کو خاندانی تاریخ سے زیادہ تقویت ملتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ 1979 میں پیدا ہوئی تھی۔ لہذا، تمام امکانات میں، واقعہ کے وقت استغاثہ کی عمر تقریباً 14 سال تھی۔ میڈیکل آفیسر بمعہ ریڈیولوجسٹ کا سرٹیفکیٹ بھی استغاثہ کی صرف ممکنہ عمر بتاتا ہے۔ لہذا، ٹرائل عدالت کا یہ نتیجہ کہ استغاثہ کی عمر 16 سال سے زیادہ تھی، ناقص وجوہات پر مبنی ہے اور شواہد سے اس کی تائید نہیں ہوتی ہے۔ [632 A-B]

1.2. ٹرائل عدالت کی طرف سے منسوب وجوہات کہ اس نے جنسی فعل کے لیے رضامندی دی تھی، درست نہیں ہیں۔ استغاثہ کے مطابق، اس نے ملزم کو کیل سے کھرچ کر مزاحمت کی لیکن چونکہ ملزم کے جسم پر کیل کے نشان نہیں ملے، اس لیے سیشن جج نے فرض کیا کہ استغاثہ کی طرف سے رضامندی تھی۔ ملزم سے 20.4.1993 پر پوچھ گچھ کی گئی۔ جیسا کہ واقعہ 17.4.1993 کو پیش آیا، اگر ملزم کے جسم پر تشدد کے کوئی نشانات بھی ہوتے تو وہ مٹا دیے جاتے اور اتنے نمایاں نہیں ہوتے کہ اس کا معائنہ کرنے والے طبی افسر کو نظر آئے۔ لہذا، ملزم کے جسم پر کیل کے نشانات یا معمولی چوٹوں کی عدم موجودگی زیادہ اہمیت کی حامل نہیں ہے۔ استغاثہ کے زبانی شواہد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملزم نے اسے پیچھے سے پکڑا اور اس نے اسے اٹھا کر نیچے دھکیل دیا اور اس کے سلوار سے خود کو ڈھانپنے کی کوشش کے باوجود ملزم نے اسے نیچے کھینچ لیا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ جب اس نے زور سے رونے کی کوشش کی تو ملزم نے اس کا منہ بند کر دیا۔ استغاثہ کے بعد کے طرز عمل سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس پر جنسی حملے کے لیے بہت زیادہ مزاحم تھی۔ وہ فوری طور پر اپنے والد کے پاس آئی اور پورا واقعہ بیان کیا کہ ملزم نے اس پر کس طرح ظلم کیا۔ مجموعی طور پر شواہد اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ استغاثہ کی طرف سے مزاحمت کی گئی تھی اور جنسی فعل کے لیے اس کی طرف سے کوئی رضاکارانہ شرکت نہیں تھی۔ دہشت کے خوف میں جسم کے جمع ہونے کو رضامندی سے جنسی عمل کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا۔ دفعہ 375 مجموعہ تعزیرات بھارت کے مقصد کے لیے رضامندی نہ صرف ایکٹ کی اہمیت اور اخلاقی معیار کے علم کی بنیاد پر ذہانت کے استعمال کے بعد بلکہ مزاحمت اور رضامندی کے درمیان انتخاب کو مکمل طور پر استعمال کرنے کے بعد بھی رضاکارانہ شرکت کی ضرورت ہے۔ ریکارڈ پر موجود شواہد سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ استغاثہ نے رضامندی دی ہے اور اس کے بعد اس نے مڑ کر ملزم کے مفاد کے خلاف کارروائی کی۔ ایک واضح قابل اعتبار ثبوت موجود ہے کہ اس نے حملے کی مزاحمت کی اور ملزم کو اس پر عصمت دری کرنے سے روکنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ لہذا، ٹرائل عدالت کا یہ نتیجہ کہ استغاثہ کی طرف سے رضامندی تھی، بے بنیاد ہے۔ [632 C-H]

1.3. ڈاکٹر کی طرف سے جاری کردہ میڈیکل سرٹیفکیٹ میں واضح طور پر اشارہ کیا گیا تھا کہ اندام نہانی کے سوراخ میں خونی جمنہ تھا۔ طبی ثبوت کی اس شے کو استغاثہ کی طرف سے دیے گئے زبانی ثبوت کے پس منظر میں سراہا جانا چاہیے۔ اس نے معزول کر دیا کہ ملزم نے اس کا سلوار اٹھالیا اور اس کے ساتھ جنسی عمل کیا۔ یہ معلوم نہیں ہے کہ آیا ان

کپڑوں کو کیمیائی جانچ سے پہلے دھویا گیا تھا۔ واقعے کی جگہ سے برآمد ہونے والا کپڑے کا ایک ٹکڑا اور استغاثہ کے پہنے ہوئے لباس خون سے رنگے ہوئے تھے۔ سیشن جج نے ایک غیر معمولی مشاہدہ کیا کہ خونی یہ داغ استغاثہ کی ماہواری کی وجہ سے ہو سکتے ہیں۔ گواہ استغاثہ 2 نے کہا کہ اس کی ماہواری کی کوئی تاریخ نہیں تھی اور ملزم کی طرف سے بھی کوئی تجویز نہیں تھی کہ آیا استغاثہ کو کسی اور پر تشدد فعل کی وجہ سے چوٹ لگی ہے۔ ان حقائق پر گواہ استغاثہ 2 کے ثبوت کو جرح میں چیلنج نہیں دیکھا جاتا ہے۔[633 D-F]

1.4. استغاثہ کے شواہد کے پیش نظر، جس کی تصدیق طبّی شواہد و دیگر شواہد سے ہوتی ہے اور استغاثہ کی طرف سے کسی رضامندی کی عدم موجودگی میں، یہ واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ملزم نے استغاثہ کے ساتھ عصمت دری کی تھی اور وہ دفعہ 376 مجموعہ تعزیرات بھارت کے تحت قابل سزا جرم کا ذمہ دار ہے۔ ٹرائل عدالت کی طرف سے دیا گیا نتیجہ شواہد کی مناسب تعریف پر مبنی نہیں ہے اور اس لیے اس نے کیس کو ہلکے سے نمٹا ہے۔ عصمت دری کا جرم سنگین ہونے کی وجہ سے اس معاملے پر محتاط توجہ دی جانی چاہیے تھی۔ ٹرائل عدالت اور عدالت عالیہ کو اس قسم کے مقدمات کے تئیں زیادہ حساسیت ظاہر کرنی چاہیے تھی۔ شواہد کو وسیع تر امکانات پر سراہا جانا چاہیے تھا اور اسے معمولی تضادات سے دور نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔[633 G-H]

1.5. ٹرائل عدالت کا فیصلہ، جس کی عدالت عالیہ نے تصدیق کی تھی، الٹ دیا گیا ہے اور ملزم کو دفعہ 376 مجموعہ تعزیرات بھارت کے تحت قابل سزا جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہے۔[634 B]

2. جہاں تک سزا کا تعلق ہے، اس وجہ سے ایک نرم نظریہ اختیار کیا جاتا ہے کہ استغاثہ اور ملزم ایک دوسرے سے آپس میں رشتہ ہے۔ وہ دونوں نو عمر تھے جن کی عمر میں تقریباً 2 سے 3 سال کا فرق تھا۔ دونوں نابالغ اور جوان تھے۔ یہ واقعہ 1993 میں پیش آیا۔ بری ہونے کے بعد، وقت گزرنے کے ساتھ، دونوں خاندانوں کے افراد نے اس واقعے کی وجہ سے اگر کوئی گڑبڑ پیدا ہوئی ہو تو اسے ختم کر دیا ہوگا۔ اس طرح ملزم کی طرف سے پہلے سے گزاری گئی سزا انصاف کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے کافی ہے۔[634 C-D]

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 790، سال 1996۔

ہماچل پردیش ہائی کورٹ نے فوجداری متفرق عرضی (ایم) نمبر 1089، سال 1995 میں 5.12.95 کے فیصلے اور حکم سے

جے ایس اٹری، انیل سونی محترمہ میناکشی اروڑا کے لیے اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندہ کی طرف سے یو یو للت اور محترمہ اپراجیتا سنگھ۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بالا کرشنن نے سنایا۔

یہ اپیل عدالت ہماچل پردیش کی طرف سے دفعہ 376 مجموعہ تعزیرات بھارت کے تحت جرم کے الزام میں ملزم کو بری کرنے کے خلاف دائر کی گئی ہے۔ مدعا علیہ ملزم پر ہماچل پردیش کے چمبا ڈویژن کے سیشن جج نے مقدمہ چلایا تھا جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ اس نے 13 سال کی عمر کی لڑکی کے ساتھ عصمت دری کی ہے۔

استغاثہ کا مقدمہ یہ ہے کہ استغاثہ جگیارام کی سب سے بڑی بیٹی تھی۔ جاگیارام ایک چھوٹا کاشتکار ہے جو اپنی بیوی محترمہ پنجی اور بچے کے ساتھ کٹھیڈ نام کے گاؤں میں رہتا ہے۔ وہ پڑوسی گاؤں بھدھڈ کا باشندہ ہے۔ ملزم اس کا بہنوئی ہے جو اس کی بیوی محترمہ پنجی کا بھائی ہے۔ ملزم کی عمر تقریباً 17 سال تھی اور وہ متعلقہ وقت کے دوران آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا۔ 17.4.1993 پر، محترمہ پنجی نے اپنی بیٹی سے کہا کہ وہ گاؤں بھدھڑ جائے اور جاگیارام کے گھر میں رکھے ہل کو لائے۔ استغاثہ 17.4.1993 کو تقریباً شام 6 بجے بھدھڑ کے لیے روانہ ہوا۔ ملزم بھی استغاثہ کے ساتھ تھا۔ جب وہ ہل لینے کے لیے بھدھڑ میں اپنے والد کے گھر میں داخل ہوئی تو ملزم نے اس کا پیچھا کیا اور جب وہ گائے خانے تک پہنچی تو ملزم نے اسے پیچھے سے پکڑ لیا۔ استغاثہ نے خود کو اس سے نکالنے کی کوشش کی لیکن ملزم نے اس پر قابو پالیا اور اسے گائے خانے کے فرش پر لیٹ دیا۔ اس کے بعد ملزم نے اس کے سلوار کی گرہ کھولی اور اسے نیچے اتارا اور اس کے بعد جنسی فعل کا ارتکاب کیا۔ اس کے نجی حصے سے خون بہہ رہا تھا۔ استغاثہ فوری طور پر گھر واپس آیا اور اس نے اپنے والد جاگیارام کو واقعے کے بارے میں بتایا۔ جگیارام گواہ استغاثہ 8، علاقے کی گرام پنچایت کے پردھان شری دیوی چند کے پاس گئے، جنہوں نے پولیس میں شکایت درج کرانے کا مشورہ دیا۔ جاگیارام نے پولیس کو اس معاملے کی اطلاع دی۔ چونکہ استغاثہ کو شدید درد اور تکلیف ہو رہی تھی، اس لیے وہ اپنے والد کے ساتھ تھانے نہیں گئی۔

پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔ استغاثہ کا طبّی معائنہ گواہ استغاثہ 2، ڈاکٹر وینا سہگل کے ذریعے کیا گیا۔ ملزم کو گرفتار کر لیا گیا اور گواہ استغاثہ 1، ڈاکٹر ہیمنت شرما نے اس کا معائنہ کیا۔ پولیس نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا اور خون آلود کپڑے کا ایک ٹکڑا برآمد کیا۔ واقعے کے وقت استغاثہ کے ذریعے پہنا ہوا سلوار اور قمیض بھی برآمد کیا گیا۔ تفتیش کے دوران، پولیس نے خاندانی تاریخ کی کتاب جمع کی جس میں استغاثہ اور ملزم کی عمر کی نشاندہی کی گئی تھی۔

واقعے کی جگہ سے برآمد ہونے والے کپڑے کا ٹکڑا اور استغاثہ کے پہنے ہوئے قمیض پر خونی داغ پائے گئے اور سیرولوجیکل ٹیسٹ میں A+ive گروپ کا خون پایا گیا۔ اگرچہ سلوار پر خونی کچھ داغ تھے، لیکن درجہ بندی نہیں کی جا سکی۔ متعلقہ وقت کے دوران ملزم کی طرف سے پہنے گئے زیر لباس بھی برآمد کیے گئے اور ان کا کیمیائی معائنہ کیا گیا اور اس میں نہ تو خون تھا اور نہ ہی نطفے۔

استغاثہ کا طبّی معائنہ گواہ استغاثہ 2 ڈاکٹر وینا سہگل نے کیا۔ اس نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:-

" وہ ایک اوسط ساخت، باشعور، جگہ اور وقت کے لحاظ سے اچھی طرح سے مائل لڑکی تھی۔ اونچائی 4'-10 ½"، وزن 31 کلو گرام۔ چھاتی اور پیپلا چھوٹے ٹیلوں کی طرح بلند تھے اور ایرولس قطر

میں اضافہ ہوا تھا۔ محوری بال تیار نہیں ہوئے تھے۔ شرمگاہ کے بال نہیں اگے تھے۔اسے دانتوں کی عمر کا جائزہ لینے کے لیے دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس بھیجا گیا۔ چھاتی، نپل، گالوں اور ہونٹوں پر تشدد کے کوئی نشان نہیں تھے۔بیرونی جنسی اعضاء، پیرینیم، پیٹ، سینے، پیٹھ،اعضاء، گردن اور چہرے پر تشدد کے کوئی نشان نہیں دیکھے گئے۔ حیض کا آغاز ابھی تک نہیں ہوا تھا۔

پیرینیئل جانچ:

مہوارہ پر زخموں کے کوئی نشان نہیں تھے۔ہائمن گھڑی 6 بجنے کی حیثیت پر ایک چھوٹے سے زخم کے ساتھ برقرار پایا گیا۔اندام نہانی کے خول پر خونی جمنہ دیکھا گیا، جس نے بڑی مشکل سے انگلی کی نوک کو داخل کیا۔"

مذکورہ بالا جانچ کی بنیاد پر، گواہ استغاثہ 2 ڈاکٹر وینا سہگل نے مندرجہ ذیل رائے دی:-

"مذکورہ بالا سے یہ کہنا مشکل تھا کہ جماع ہوا ہے یا نہیں۔اندام نہانی سواب سلائیڈ تیار کی گئی اور چمبا کے ضلع اسپتال میں خوردبین سے جانچ کی گئی جس کے تحت کوئی مردہ یا زندہ سپرم نہیں دیکھا گیا۔اس کا بلڈ گروپ A+VE تھا۔اس کی تابکاری کی عمر کا تعین کرنے کے لیے اسے X-ray کے لیے بھی بھیجا گیا تھا۔

گواہ استغاثہ 2 ڈاکٹر وینا سہگل کا خیال تھا کہ جانچ کے وقت استغاثہ کی عمر 13 سال یا 14 سال ہوتی۔ایک سینئر میڈیکل آفیسر (ڈینٹل) ڈاکٹر لوکیندر بڈوترا نے رائے دی کہ استغاثہ کی عمر تقریباً 13 سال تھی اور اس نے ایک سرٹیفکیٹ جاری کیا۔ گواہ استغاثہ 13، میڈیکل آفیسر بمعہ ریڈیولوجسٹ، استغاثہ کے X-ray معائنے کی بنیاد پر، نے کہا کہ استغاثہ کی عمر 14 سے 16 سال کے اندر ہونی چاہیے۔

استغاثہ کی طرف سے چودہ گواہوں سے پوچھ گچھ کی گئی۔استغاثہ سے مقدمے کی سماعت گواہ 5 کے طور پر کی گئی اور اس کے والد جا گیارام سے مقدمے کی سماعت گواہ 7 میں کی گئی۔دونوں نے قانونی چارہ جوئی کی بھرپور حمایت کی۔ ثبوت کی دیگر اشیا میں طبی ثبوت شامل ہیں۔

سیشن عدالت نے ملزم کو اس بنیاد پر بری کر دیا کہ عصمت دری کے جرم کے اجزاء قائم نہیں ہوئے تھے اور اس میں کوئی دخل نہیں تھا جیسا کہ استغاثہ نے الزام لگایا تھا۔فاضل سیشن جج کا خیال تھا کہ استغاثہ کی عمر 16 سال سے زیادہ ہونی چاہیے اور مجموعی طور پر شواہد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ استغاثہ کی جانب سے جنسی فعل کرنے کی رضامندی تھی۔واحد جج جس کے سامنے ریاست کی طرف سے اپیل دائر کی قابل تھی، اس نے سیشن جج کے نتائج میں مداخلت نہیں کی اور کہا کہ

ٹرائل عدالت کی طرف سے لیا گیا نظریہ یا تو مسخ شدہ یا مکمل طور پر غلط نہیں تھا۔ فاضل سنگل جج نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ طبّی شواہد استغاثہ پر مبینہ جرم کے ارتکاب کی مثبت نشاندہی نہیں کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا نتائج کو اس عدالت کے سامنے چیلنج کیا گیا ہے۔ ہم نے اپیل کنندہ کے وکیل اور جناب یو یو للت کو بھی سنا، ملزم کی طرف سے جسے امیکس کیوری مقرر کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کے وکیل نے دعوی کیا کہ فاضل سیشن جج کی طرف سے درج کیے گئے نتائج جن کی فاضل سنگل جج نے تصدیق کی تھی وہ غیر مستحکم ہیں اور یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی ثبوت موجود ہیں کہ ملزم نے عصمت دری کا جرم کیا تھا۔ یہ دعوی کیا گیا کہ استغاثہ کی عمر 16 سال سے کم تھی اور اس کی طرف سے کسی بھی جنسی فعل کے لیے کوئی رضامندی نہیں تھی اور ملزم نے اسے جسمانی طور پر حد سے زیادہ طاقت دی تھی اور طبّی شواہد سے واضح طور پر اشارہ ملتا ہے کہ ملزم نے اس کے ساتھ زیادتی کی تھی۔ جبکہ مدعاعلیہ ملزم کے وکیل نے دلیل دی کہ استغاثہ کے پہنے ہوئے کپڑوں میں یا ملزم کے انڈر گارمنٹ میں جس کا کیمیائی معائنہ کیا گیا تھا، نطفے کی عدم موجودگی سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ ملزم نے کوئی جنسی فعل نہیں کیا تھا۔ ملزم مدعاعلیہ کے وکیل نے کہا کہ یہ ایک جھوٹا مقدمہ ہے جو ملزم کے خلاف اس کی جائیداد پر قبضہ کرنے کے لیے دائر کیا گیا ہے۔

ہم نے حریف تنازعات پر غور سے غور کیا اور ریکارڈ اور متنازعہ فیصلوں کا بھی جائزہ لیا۔ مجرم نہ ہونے کا فیصلہ فاضل سیشن جج نے بنیادی طور پر دو بنیادوں پر درج کیا ہے کہ استغاثہ کی عمر سولہ سال سے زیادہ تھی اور اگر کوئی جنسی فعل ہوا تھا تو وہ ضرور اس کی رضامندی سے ہوا ہوگا۔ یہ دونوں نتائج غلط اور نا صحیح ہیں۔

جہاں تک استغاثہ کی عمر کا تعلق ہے، گواہ استغاثہ 2 ڈاکٹر وینا سہگل کا ثبوت موجود ہے جس نے استغاثہ کا معائنہ کیا اور جسمانی خصوصیات کو نوٹ کرنے کے بعد کہا کہ استغاثہ کی عمر 13 سے 14 سال کے درمیان ہونی چاہیے۔ گواہ استغاثہ 3 ڈاکٹر لوکیندر بڈوترا، جنہوں نے استغاثہ کا معائنہ کیا، نے بھی اس بیان کی حمایت کی۔ اس نظریے کو خاندانی تاریخ سے زیادہ تقویت ملتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ 1979 میں پیدا ہوئی تھی۔ لہذا، تمام امکانات میں، واقعہ کے وقت استغاثہ کی عمر تقریباً چودہ سال تھی۔ گواہ استغاثہ 13 کا سرٹیفکیٹ، میڈیکل آفیسر بمعہ ریڈیولوجسٹ، بھی استغاثہ کی صرف ممکنہ عمر بتاتا ہے۔ لہذا، فاضل سیشن جج کا یہ نتیجہ کہ استغاثہ کی عمر سولہ سال سے زیادہ تھی، ناقص وجوہات پر مبنی ہے اور شواہد سے غیر مصدقہ ہے۔

یہاں تک کہ اگر یہ فرض کیا جاتا ہے کہ استغاثہ کی عمر 16 سال سے زیادہ تھی، تو اس کی وجوہات قابل سیشنز نے بتائی ہیں۔ جج کا یہ ثابت کرنا کہ اس نے جنسی فعل کے لیے رضامندی دی تھی درست نہیں ہے۔ استغاثہ کے مطابق، اس قابل ملزم کو کیل سے کھرچ کر مزاحمت کی لیکن چونکہ ملزم کے جسم پر کیل کے نشان نہیں ملے، اس لیے سیشن جج کا خیال تھا کہ اس وجہ سے یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ استغاثہ کی طرف سے رضامندی تھی۔ ملزم سے 20.4.1993 پر پوچھ گچھ کی گئی۔ جیسا کہ واقعہ 17.4.1993 کو پیش آیا، اگر ملزم کے جسم پر تشدد کے کوئی نشانات بھی ہوتے تو وہ مٹا دیے جاتے اور اتنے

نمایاں نہیں ہوتے کہ اس کا معائنہ کرنے والے طبّی افسر کو نظر آئے۔لہذا، ملزم کے جسم پر کیل کے نشانات یا معمولی چوٹوں کی عدم موجودگی زیادہ اہمیت کی حامل نہیں ہے۔استغاثہ (گواہ استغاثہ 5) کے زبانی ثبوت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملزم نے اسے پیچھے سے پکڑا اور اس نے اسے اٹھا کر نیچے دھکیل دیا اور اس کے خود کو سلوار سے ڈھانپنے کی کوشش کے باوجود ملزم اسے نیچے کھینچتا ہے۔اس نے یہ بھی بتایا کہ جب اس نے زور سے رونے کی کوشش کی تو ملزم نے اس کا منہ بند کر دیا۔استغاثہ کے بعد کے طرز عمل سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس پر جنسی حملے کے لیے بہت زیادہ مزاحم تھی۔وہ فوری طور پر اپنے والد کے پاس آئی اور پورا واقعہ بیان کیا کہ ملزم نے اس پر کس طرح ظلم کیا۔مجموعی طور پر شواہد اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ استغاثہ کی طرف سے مزاحمت کی گئی تھی اور جنسی فعل کے لیے اس کی طرف سے کوئی رضاکارانہ شرکت نہیں تھی۔دہشت کے خوف میں جسم کے جمع ہونے کو رضامندی سے جنسی عمل کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا۔دفعہ 375 کے مقصد کے لیے رضامندی کے لیے نہ صرف ایکٹ کی اہمیت اور اخلاقی معیار کے علم کی بنیاد پر ذہانت کے استعمال کے بعد بلکہ مزاحمت اور رضامندی کے درمیان انتخاب کو مکمل طور پر استعمال کرنے کے بعد رضاکارانہ شرکت کی ضرورت ہوتی ہے۔رضامندی تھی یا نہیں، اس کا پتہ صرف تمام متعلقہ حالات کے محتاط مطالعہ پر لگایا جانا چاہیے۔ریکارڈ پر موجود شواہد سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ استغاثہ نے رضامندی دی تھی اور اس کے بعد اس نے مڑ کر ملزم کے مفاد کے خلاف کارروائی کی۔ایک واضح قابل اعتبار ثبوت موجود ہے کہ اس نے حملے کی مزاحمت کی اور ملزم کو اس پر عصمت دری کرنے سے روکنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔لہذا، فاضل سیشن جج کی طرف سے درج کیا گیا نتیجہ کہ استغاثہ کی طرف سے رضامندی تھی، بغیر کسی بنیاد کے ہے۔

ملزم کے فاضل وکیل دلیل دی کہ استغاثہ کے چھاتی، نپلوں یا گالوں اور ہونٹوں یا دیگر بیرونی جنسی اعضاء پر تشدد کے کوئی نشان نہیں تھے اور اس قابل خود دخول کی حد کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جرم نہیں ہوا تھا۔یہ دلیل دی گئی کہ استغاثہ اور ملزم کے پہنے ہوئے کپڑوں میں نطفے کی عدم موجودگی بھی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ کوئی جنسی فعل نہیں تھا اور زیادہ سے زیادہ یہ صرف لڑکی کی عصمت دری کی کوشش ہوتی۔ہم اس دلیل کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

گواہ استغاثہ 2 ڈاکٹر وینا سہگل کی طرف سے جاری کردہ میڈیکل سرٹیفکیٹ واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ 6 بجے گھڑی کی حیثیت پر ہائمن کا زخم تھا اور اندام نہانی کے خول پر خونی جمنہ دیکھا گیا تھا۔طبّی شواہد کے اس آئٹم کو استغاثہ گواہ استغاثہ 5 کے ذریعے دیے گئے زبانی شواہد کے پس منظر میں سراہا جانا چاہیے۔اس نے معزول کر دیا کہ ملزم نے اس کا سلوار اٹھا لیا اور اس کے ساتھ جنسی عمل کیا۔یہ معلوم نہیں ہے کہ آیا ان کپڑوں کو کیمیائی جانچ سے پہلے دھویا گیا تھا۔واقعے کی جگہ سے برآمد ہونے والا کپڑے کا ایک ٹکڑا اور استغاثہ کے پہنے ہوئے لباس خون سے رنگے ہوئے تھے۔فاضل سیشن جج نے ایک غیر معمولی مشاہدہ کیا کہ خونی یہ داغ استغاثہ کی ماہواری کی وجہ سے ہو سکتے ہیں۔مقدمہ گواہ 2 ڈاکٹر وینا سہگل نے کہا کہ اس کی ماہواری کی کوئی تاریخ نہیں ہے اور ملزم کی طرف سے بھی اس بارے میں کوئی تجویز

نہیں ہے کہ آیا استغاثہ کو کسی اور پر تشدد فعل کی وجہ سے چوٹ لگی ہے۔ان حقائق پر گواہ استغاثہ 2 ڈاکٹر وینا سہگل کے ثبوت کو جرح میں چیلنج نہیں کیا گیا ہے۔

استغاثہ (گواہ استغاثہ 5) کے شواہد کے پیش نظر، جس کی تصدیق طبّی شواہد و دیگر شواہد سے ہوتی ہے اور استغاثہ کی طرف سے کسی رضامندی کی عدم موجودگی میں، یہ واضح قابل پر ثابت ہوتا ہے کہ ملزم نے استغاثہ کے ساتھ عصمت دری کی تھی اور وہ دفعہ 376 مجموعہ تعزیرات بھارت کے تحت قابل سزا جرم کا ذمہ دار ہے۔فاضل سیشن جج کی طرف سے دیا گیا نتیجہ شواہد کی مناسب تعریف پر مبنی نہیں ہے اور اس لیے، غیر معقول ہے اور ہمارا خیال ہے کہ سیشن عدالت نے کیس کو اتنے ہلکے سے نمٹا۔عصمت دری کا جرم سنگین ہونے کی وجہ سے اس معاملے پر محتاط توجہ دی جانی چاہیے تھی اور یہ کہ فاضل سیشن جج اور فاضل سنگل جج کو اس قسم کے مقدمات کے تئیں زیادہ حساسیت کا مظاہرہ کرنا چاہیے تھا۔

شواہد کو وسیع تر امکانات پر سراہا جانا چاہیے تھا اور اسے معمولی تضادات سے دور نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔

مذکورہ بالا نتائج کے پیش نظر، ہم فاضل سیشن جج کے نتائج کو الٹ دیتے ہیں جس کی تصدیق فاضل سنگل جج نے کی تھی اور پتہ چلتا ہے کہ ملزم دفعہ 376 مجموعہ تعزیرات بھارت کے تحت قابل سزا جرم کا مجرم ہے۔سزا کے حوالے سے، ہم اس وجہ سے نرم رویہ اختیار کرتے ہیں کہ استغاثہ اور ملزم کا آپس میں رشتہ ہے۔وہ دونوں نو عمر تھے جن کی عمر میں تقریباً 2 سے 3 سال کا فرق تھا۔دونوں نابالغ اور جوان تھے۔ثبوت استغاثہ کے جسم کے کسی بھی حصے پر تشدد کے بالکل نشانات کی نشاندہی نہیں کرتے ہیں۔یہ واقعہ 1993 میں پیش آیا۔وقت گزرنے کے ساتھ بری ہونے کے بعد، دونوں خاندانوں کے افراد نے اس واقعے کی وجہ سے اگر کوئی گڑبڑ پیدا ہوئی ہو تو اسے ختم کر دیا ہوگا۔مدعاعلیہ کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ اس فاصلے پر حراست کی سزا کا مزید حکم دیہی زندگی میں سماجی ہم آہنگی کا باعث بن سکتا ہے اور صرف غصے کے شعلوں کو دوبارہ بھڑکانے میں مدد کر سکتا ہے جو قریبی رشتہ داروں کے درمیان اتنے عرصے سے بھڑک رہے ہیں۔ان تمام معاملات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم یہ مانتے ہیں کہ ملزم کی طرف سے پہلے ہی سنائی گئی سزا انصاف کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے کافی ہوگی، اور ہم اسی کے مطابق کرتے ہیں۔

اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

**اپیل نمٹا دی گئی۔**

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:18
I am the author of this document